

پشتو زبان کی "تفسیر یسیر"، "تفسیر فوق الیسیر"، "تفسیر تیسیر" اور "تفسیر لیسیر مشهور به فوق الیسیر" میں اشتہا کا تحقیقی حائزہ

# *A Research Overview of the ambiguity in Pashto Tafaseer: Tafseere Yaseer, Tafseere Fawq ul Yaseer, Tafseere Taiseer and Tafseere yaseer named as Fawq ul Yaseer*

جادی

## *Abstract*

*Pashto is one of the local languages of Pakistan. It is spoken and understood mainly in Khyber Pakhtunkhwa and in a large area of Balochistan. Pashtoon Ulama has written a lot on different aspects of Islam. They produced Tafaseers (Commentaries of the Holy Quran) in Pashto language. Three of them (Tafseer-e-Yaseer Tafseer Fawqul Yaseer and Tafseer-e-Tayaseer) are considered to be the earlier ,But they were overlapped and confusion took place. Some people called them One while some called them the explanation of one another. In this article, we have tried to clear the situation about these tafaseers.*

10

پشتو بان پاکستان کی ایک اہم عملاً قائمی زبان ہے جو پورے صوبہ خیبر پختونخوا کے علاوہ بلوچستان کی ایک بڑی آبادی بولتی اور سمجھتی ہے۔ اس زبان کی تاریخ ہزاروں سال پرانی ہے۔ پشتون قوم کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ یہ من جیٹ القوم مسلمان ہیں۔ اسلام سے محبت اور اس کی خدمت انہیں ورثے ہیں ملی ہے۔ ابتداء ہی سے پشتون علماء نے دین اسلام کی مختلف حیثیتوں سے خدمات سر انجام دیں۔ انہوں نے مختلف میدانوں میں کتابیں لکھیں۔ اللہ تعالیٰ کے کلام (قرآن مجید) کو سمجھنے کے لئے بھی انہوں نے کوششیں کیں اور مختلف تقاضے لکھیں۔

ن ایم۔ فریں پچ سال رہ، ڈارٹمنٹ آف اس اک سٹی نے بونور سٹی آف ہائٹ ہلڈینز، (لوئے)۔

۲۰۱۱-فایل سیمی کالری برای شنیدن آنرا اسالاند. سپس بزرگنمایه آن را با نام **ستاره های دلان** ذخیره کنید.

## مولانا مراد علی صاحب اور آپ کی تفسیر

پشتو زبان میں مروج تفسیر "تفسیر یسر" پشتو کی اولین تفاسیر میں سے شمار ہوتی ہے۔ یہ مولانا مراد علی صاحب کی تصنیف ہے۔ آپ نے یہ تفسیر ۱۸۷۴ھ / ۱۸۷۴ء میں لکھی۔<sup>۱</sup> آپ کے والد کا نام عبدالرحمن تھا۔ آپ کا تعلق "سیلانی" خاندان سے تھا۔ جو "کامہ"<sup>2</sup> کے علاقے سے تعلق رکھتا تھا۔ آپ ایک بڑے عالم اور صوفی بزرگ تھے۔ لہذا آپ کی اس تفسیر کو کافی شہرت ملی اور پشتوں معاشرے میں اس سے کافی حد تک استفادہ کیا گیا۔

تفسیر کی دنیا میں مولانا مراد علی<sup>3</sup> اس کو شش کے بعد دیگر پشتوں علماء کو بھی اس میدان میں آئے اور آگے بڑھنے کا حوصلہ ملا۔ اس کے بعد پشتو زبان میں دوسری تفاسیر منتظر عام پر آئیں۔ ان میں سے ایک کو شش ممتاز عالم دین قاضی عبداللطیف صاحب کی بھی ہے۔

### قاضی عبداللطیف صاحب اور آپ کی تفسیر

آپ کا نام قاضی عبداللطیف<sup>4</sup> ہے۔ والد کا نام سید غلام محمود جیلاني ہے۔ آپ ۱۲۹۰ھ کو ضلع سوات کے علاقہ نیک پی خیل کے ایک گاؤں "گالوچ"<sup>5</sup> میں پیدا ہوئے۔ خاندانی طور پر حسنی سادات سے تعلق رکھتے تھے۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی۔ مزید تعلیم کے لئے رامپور (ہندوستان) چلے گئے اور وہاں سے سند الفراج حاصل کیا۔<sup>6</sup> واپس آکر اپنے علاقے میں حلقہ د رس قائم کیا، جس میں دور دراز کے طلباء شرکت کرتے تھے۔ پاکستان بننے سے پہلے سوات میں {جب "سوات" ایک خود مختاریاست تھی} آپ کا خاندان علی ٹور پر بہت مشہور تھا۔ اس خاندان کی علی خدمات کی بدولت سوات کے علاقے "گالوچ" کو "بخارا"<sup>7</sup> کے نام سے یاد کیا جاتا تھا۔

### تفسیر "فوق الیسیر"

قاضی عبداللطیف صاحب نے قرآن پاک کی ایک تفسیر "فوق الیسیر" کے نام سے لکھی، مگر ناشر کی غفلت کی وجہ سے یہ تفسیر مولانا عبد الحق دار بیگی کی تفسیر "فوق الیسیر" مشہور بہ تفسیر یسر" (جو مستقل تفسیر نہیں بلکہ مولانا مراد علی<sup>3</sup> کی "تفسیر یسر" پر شرح ہے) کے ساتھ خلط ماطہ ہو گئی۔ ناشر نے اس کی اشاعت پر دونوں حضرات (مولانا قاضی عبداللطیف<sup>4</sup> اور مولانا عبد الحق دار بیگی)<sup>8</sup> کے نام لکھ دیئے۔ بعد میں اس تفسیر کی اشاعت روک دی گئی۔ اس اشاعت کے نخج بعض قدیم مکتبوں میں موجود ہیں۔ ایک نسخہ پشتو اکٹھی، پشاور یونیورسٹی میں بھی موجود ہے۔ قاضی صاحب کو اس غفلت سے دلی صدمہ پہنچا، لیکن بعد میں انہوں نے ایک اور تفسیر تالیف کی جس کا نام "تفسیر تیسیر" رکھا۔ اس کی پہلی اشاعت ۱۹۲۵ء میں

ہوئی<sup>8</sup>۔ اس تفسیر کی اشاعت صرف دو مرتبہ ہوئی ہے اور اب یہ نایاب ہو چکی ہے۔ ہمارے پاس اس کے نئے موجود ہیں جو کہ "گلستان پر لیں جناح مار کیٹ سر گودھا" کے شائع کردہ ہیں۔ یہ تفسیر دو ضخیم جلدوں میں ہے اور اس میں پتوزبان کا "یوسفی" لجہ اختیار کیا گیا ہے۔

### تفسیر تفسیر

قاضی عبداللطیف صاحب ایک بڑے پائے کے مفترقے، آپ نے دو تفاسیر (تفیر فرقہ ایسیر اور تفسیر تفسیر) لکھیں۔ بحیثیت مفسر آپ کو جو وقعت دینی چاہئے تھی وہ آپ کونہ ملی۔ پہلی تفسیر (فرقہ ایسیر) ناشر کی غلافت سے مولانا عبد الحق دار باغی<sup>9</sup> تفسیر کے ساتھ خاطل مطہر ہو کر متازعہ بن گئی۔ دوسری تفسیر کے ساتھ بھی ایک حادثہ یہ ہوا کہ "تفیریسر" جو آپ کی اپنی ہی تصنیف ہے، اکثر مقالہ نگاروں نے اسے "تفسیر یسیر" کہ ان قل ش ثانی کہا۔ اس کی وجہ صرف مذکورہ مصنفوں کی اتفاق اس تفسیر سی ہیوادمل اپنے مقالہ {دپشتودنثرا تھے سوہہ کالہ} میں اس تفسیر کے متعلق لکھتے ہیں:

"تفسیر یسیر" قاضی عبداللطیف آفسوات ددی تفسیر لیکونکی دی دادہ "

تفسیر یسیر" نوے شکل دے اوپہ دے کیی دہ عربی او فارسی دثقلیلو

الفاظود کمولو کوشش شوے دے۔<sup>10</sup>

یعنی "تفسیر یسیر" قاضی عبداللطیف کی تصنیف ہے جو "تفسیر یسیر" کی نئی شکل ہے اور اس میں عربی اور

فارسی کے مشکل الفاظ کو کم کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ آگے خود ہی لکھتے ہیں:

"ددے تفسیر پہ باب زیارات معلومات نہ لرم اونہ یہی متن را سرداشتہ چی

"تفسیر یسیر" سرہ یہی مقایسہ کم۔<sup>10</sup>

یعنی میں اس تفسیر کے متعلق زیادہ معلومات نہیں رکھتا اور نہ ہی میرے پاس اس کا کوئی نجخ ہے جس کا میں "تفسیر یسیر" کے ساتھ موازنہ کروں۔ اس عبارت سے خوب واضح ہوتا ہے کہ اس کے متعلق جو کچھ لکھا گیا وہ صرف سنی سنائی اور بلا تحقیقت ہاتیں ہیں۔ دوسرے مصنفوں نے بھی یہی کچھ کیا ہے۔ عجیب بات یہ ہے کہ ان تفاسیر کے متعلق جتنی باتیں بعد میں سامنے آئیں، تقریباً سب نے زلمے ہیوادمل کے حوالے سے ہی ان باتوں کو آگے بیان کیا۔

اب ہم ان دونوں تفاسیر سے دس مثالیں لے کر یہ واضح کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ یہ دونوں علیحدہ علیحدہ تفاسیر ہیں۔ اور یہ کہ "تفیر تفسیر" "حقیقتاً تفسیر یسیر" کی آسان شکل نہیں بلکہ یہ تفسیر کے باب میں قاضی عبداللطیف<sup>11</sup> کی ایک مستقل نئی کوشش تھی۔

**مثال نمبر ۱**

قاضی عبداللطیف صاحب اس تفسیر کے مقدمہ میں لکھتے ہیں:

"پہ خواہش دبضو دوستانو اپہ عندر دشوقئی دقر آن او دتلاؤت دقر آن"

سرہ، پس دتصنیف کولو دتفسیر فوق الیسیر نہ شروع مر او کڑہ پہ جوڑ لو

ددے "تفسیر یسیر" کیع او ما پہ کیع و کڑہ سعی پہ قدر دطا قت خپل سرہ ۱۱

"یعنی بعض دوستوں کی خواہش اور قرآن کے ساتھ محبت کی وجہ سے میں نے "تفسیر فوق الیسیر"

کے بعد اس تفسیر {تفسیر یسیر} کا لکھنا شروع کیا اور اپنی استعداد کے مطابق کوشش کی۔"

اس عبارت سے واضح ہوتا ہے کہ قاضی صاحب اس کو ایک الگ تفسیر سمجھتے ہیں، اس میں اس

بات کا کوئی ذکر نہیں کہ میں "تفسیر یسیر" کو آسان زبان میں پیش کرتا ہوں یا اس تفسیر کو یوں سفرنے لہجہ میں

منتقل کرتا ہوں۔

**مثال نمبر ۲**

"تفسیر یسیر" کی ابتداء میں بسم اللہ کا ترجمہ موجود نہیں، لیکن "تفسیر یسیر" کی ابتداء بسم اللہ

کے ترجمہ سے ہوتی ہے۔ بسم اللہ شروع کو مر پہ نامہ دخداۓ الرحمن چہ بخونکی دے خلقو

تہ د وجود او د حیات الرحمن او مهر بانہ دے پہ دوی چہ ساقی لہ آفاتوز نے

شرع اللہ کے نام سے جو بخششے والا ہے مخلوق کو جسم اور حیات اور مهر بان ہے ان پر کہ انہیں کئی حادثات سے

محفوظ رکھتا ہے۔

**مثال نمبر ۳**

"تفسیر یسیر" میں سورۃ البقرہ کی ابتداء میں حروف مقطعات پر کافی تفصیلی بحث کی گئی ہے اور جن

سورتوں کی ابتداء حروف مقطعات سے ہوتی ہے وہاں پر بھی تفصیل بیان کی ہے۔ مصلحت آئیونس کی ابتداء

میں لکھتے ہیں:

الر علماً و پہ دے کے ڈیڑ تاویلات کڑی دی۔ او یو ترے دادے چہ خدائے

الف لہ آکا او لام لہ اللہ اور الہ الرحمن دے یعنی انا اللہ الرحمن معنی دا چہ زہ

خدا اے یکم مهر بان" جبکہ تفسیر یسیر میں حروف مقطعات پر کوئی بحث نہیں کی گئی ہے۔

**مثال نمبر ۴**

سورۃ البقرہ کی تفسیر میں صاحب تیسیر نے بہت سی آئی ات کی مان ظوم تف سئر پیش کی ہے

"إِنَّ الَّذِينَ يُكْفِرُونَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ الْكِتَابِ وَيُشْتَرِئُونَ بِهِ مُكَافِئًا أُولَئِكَ مَا يَأْكُلُونَ"

فی بُطُولِنَمْ إِلَّا النَّار-----<sup>12</sup> کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"عداوت چہ سوک کوی دپاک حضرت مناسب و رسہ دے دالوئی زحمت

صدا فسوں دے چہ صفت ددہ بدل کا دجهالونہ پرے واخی لگ رشوت"

اور

فَيْنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ رَبَّنَا آتَنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ<sup>13</sup> کی

تفسیر میں لکھتے ہیں:

"چہ دنیا کہ غورہ ثوک پہ آخرت بے حصے بہ پہ بازار شی د قیامت"

جبکہ "تفیریسر" میں یہ اسلوب بہت کم اختیار کیا گیا ہے۔

#### مثال نمبر ۵

"تفیریسر" کے مصنف نے جن تفاسیر سے استفادہ کیا ہے ان کا حوالہ کئی جگہوں پر موجود ہے۔ انہی تفاسیر میں سے ایک "تفیریسر" بھی ہے۔ قاضی صاحب نے بغیر کسی خیانت کے اس تفیری سے می گئی تشریفات کے بعد اس کا حوالہ دیا ہے۔ جیسا کہ سورۃ النساء میں کئی فقہی مباحث "تفیریسر" کے حوالے سے پیش کی ہیں۔<sup>14</sup>

#### مثال نمبر ۶

"تفیریسر" میں بڑی تعداد میں اس رائی میں نہایت مدد و مدد و مدد و مدد کل ا انہوں نے زہرہ نامی عورت کے ساتھ عشق کیا، شراب پی لی اور قتل کیا) اور سورۃ حم کی آیت ۳۲ کے ذیل میں سلیمانؑ کی انگوٹھی کے متعلق روایات وغیرہ۔ اس تفیری پر حافظ ادريس صاحب<sup>15</sup> بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں "تفیر قرآن" کے ضمن میں فضل مصنف نے اسرائیلیات کی روایت میں بھی فراخندی دکھائی ہے۔<sup>16</sup> جبکہ "تفیریسر" میں اسرائیلی روایات کی تعداد بہت کم ہے۔

#### مثال نمبر ۷

"تفیریسر" پشوذ بان کے افغانی الجہ میں ہے۔ مثالیں لاماء بناء<sup>17</sup> اور گزوئے ی

دے آسمان گنبد پہ سرستا سے - والتين: او ثو گنددے پہ اینز رباندے - انک انت العلیم الحکیم: هم تھی سختن دعلم او حکمت۔ جبکہ "تفیریسر" پشوذ بان کے یوسفی الجہ

میں ہے: ملسللہ اور گزوئی دے آسمان بناء چت: انت العلیم الحکیم: ہم تھے  
خاوند علم خاوند حکمت۔ والتین: قسم دے پہ انزربانی۔

### مثال نمبر ۸

"تفسیر یسر" میں اس آیت کے تحت لکھا ہے:

وَلَقَدْ هَمَّ بِهِ أَوْهَرَ آئينَهُ پَهْ تَحْقِيقِ ارَادَةٍ وَكُرْبَةً دَعْيَةٍ يَعْنِي زَلِيقَةٍ لِهِ يُوسُفَ اللَّهُ  
سَرَّكَهَا اخْتِلاطُهُ طَرِيقَهُ دَعْزَمٌ - وَهَمَّ بِهِ أَوْدَهَا هَمَارَادَهَا وَكُرْبَلَهَا دَعْيَهَا سَرَّهَا  
امانَهُ پَهْ طَرِيقَهُ دَعْزَمٌ بَلْ كَهْ هَسَّ پَهْ مُجَرْدَ مِيلَ طَبِيعَ سَرَّهَا مِنْعَ اخْتِيَارَى او  
دَامِيلَ وَتَلَى دَعْيَهَا لَهُ اخْتِيَارَهَا زَكَهُ بَنَدَهَا پَرَے ماخُوذَهَا نَهَا دَعْيَهَا بَلْ كَهْ دَهَا لَهُ  
نَفْسَ خَلِيلَ سَرَّهَا پَهْ دَعْيَهَا مَقَامَهُ كَذِيرَهُ جَمَاهَهَا كُرْبَهَا دَهَا زَكَهُ دَعْيَهَا مَسْتَحْقَهَا  
شَوَّهَ دَعْيَهَا دَمْدَحَ اوْهَرَهُ دَاعِبَارَتَ دَعْيَهَا - لَوْلَا أَنْ رَأَى : كَهْ نَهَ وَمَے  
لِيَدِلَهَا دَهَا بَرْهَانَ رَبِّهِ : دَلِيلَ قَاطِعَهُ درَبَ خَلِيلٌ، پَسَ دَدَهُ عَبَارَتَ جَوَابٌ  
مَحْنُوفَ دَعْيَهَا چَهَ دَادَهُ لَكَانَ مَا كَانَ يَعْنِي نَوْشَوَهَ بَهْ وَهَغَهَ كَارَچَهَ بَهْ  
شَوَّهَ وَوْ بِيَآپَهُ دَعْيَهَا بَرْهَانَ کَهْ ذِيرَ اقوالَ دَهَا چَهَ جَبَرِيلَ اللَّهُ  
وَلَأَرَدَهُ اولَهُ حِيرَتَهُ خَلِيلَ مَعْنَى گُوَّتَهُ چِيجِي۔ يَا وَاز وَشَوَّهَ فَهَمَ کُوَّهَ تَهُ  
بِيَغَمِيرَهُ اوْدَهَا کَارَدَبِيَغَمِيرَانَهُ دَعْيَهَا۔ اَمَا اَصْحَحَ دَادَهُ چَهَ هَغَهَ بَرْهَانَ مَحْضَ  
عَصْبَتَ الْهَمَى وَوْ - كَذَلِكَ لِتَصْرِيفَ عَنْهُ السُّوَءَ وَالْفُحْشَاءَ إِنَّهُ مِنْ عَبَادَنَا الْمُخْلَصِينَ

19

جب کہ "تفسیر یسر" میں ہے:

وَلَقَدْ هَمَّ بِهِ أَوْهَرَ آئينَهُ پَهْ تَحْقِيقِ سَرَّهَا قَصْدَهَا کَهْ دَغَهُ خَرَهُ مَعْنَى، بَلْ كَهْ پَهْ مَخَالِطَهُ  
دِيَوْسَفَ بَانِدَهُ مَعْنَى۔ وَهَمَّ بِهِ أَوْقَصَدَهُ کَهْ يُوسُفَ اللَّهُ بَهَا پَهْ دَفَعَ دَهَغَهُ بَانِدَهُ پَهْ  
تَيَخْتَهُ سَرَّهَا۔ لَوْلَا أَنْ : اَگْرَ کَهْ نَهَوَهُ دَاسِرَ رَأَى : چَهَ لِيَدِلَهَا وَمَے دَهَا بَرْهَانَ رَبِّهِ:  
دَلِيلَ قَطِعِي درَبَ خَلِيلٌ، نَوْ خَامِنَابَهَهُ کُرْبَهَا وَهَقَصَدَ مَخَالِطَتَ دَهَغَهُ، اوْ دَغَهُ  
بَرْهَانَ مَحْضَ عَصْبَتَ الْهَمَى وَهَقَهَ پَرَدَهَا شَوَّهَ پَهْ مِيَنْزَدَدَهَا اوْ دَقَهَرَ الْهَمَى کَهْ نَوْ پَهْ

دَغَهُ سَرَّهَا وَسَأَتَهُ يُوسُفَ اللَّهُ زَانَ پَهْ عَفَتَ سَرَّهَا ۔<sup>20</sup>

### مثال نمبر ۹

"تفسیر یسر" میں مولانا مراد علی صاحب لکھتے ہیں:

الترجمہ: پروردگارچہ دے علی العرش استویٰ<sup>21</sup>: پہ عرش مستولی او غالب دے۔ او ذکر دعا شد جهتہ دعویٰ میں دے۔ اگر کہ دے پہ تمام موجودات تو متصرف او غالب دے۔ او علی کرم اللہ وجہہ ویلی دی چہ: الاستواء غیر معقول والتکیف غیر معقول والایمان بھو احتج السئوال عن بدعة لانہ تعالیٰ کان و لا مکان<sup>22</sup>۔ جب کہ قاضی صاحب "تفسیر یسیر" میں لکھتے ہیں: "الترجمہ: دے دے رحمٰن۔ علی العرش استویٰ: دے دے چہ پہ عرش باند سے قرار دے پہ هغہ شان سرہ چہ لایق دے دشانہ ددھ سرہ۔"<sup>23</sup>

### مثال نمبر ۱

"تفسیر یسیر" میں اس آیت کے تحت لکھا ہے:

فاما الیتیم: پس یتیم تھے۔ فلا تقہر: پس قہر مہ کوہ تھے اور یا غلبہ مہ کوہ پہ مال د یتیم باندے۔ واما السائل: او ہر چہ سائل دے۔ فلا تنہ: پس مہ بی محرومہ کوہ۔ پس ور کڑہ ور لہ لگ او یا یہ رد کڑہ پہ نیکیع سرہ او چا ویلی دی مراد لہ سائل طالب علم دے۔<sup>24</sup> جب کہ "تفسیر یسیر" میں ہے: فاما الیتیم: پس ہر چہ یتیم تھے۔ فلا تقہر: پس قہر مہ کوہ اوشہ ور لہ پشان دپلار مہربانہ۔ زکہ بھی تاہم سکلے دے شربت دیتیمی۔ واما السائل: او ہر چہ سوال گری لرہ۔ فلا تنہ: پس مہ رثہ اومہ بی محرومہ کوہ زکہ چہ پخپلہ دے راخکلے دے درد دبینوائی اود تنگستئی۔<sup>25</sup>

### نتائج

تفسیر یسیر، تفسیر فوق الیسیر اور تفسیر یسیر پتوزان کی ابتدائی تفاسیر میں شامل ہوتے ہیں۔ تفسیر یسیر مولانا مراد علی گامہ وال، جلال آباد (افغانستان) کی تصنیف ہے، جو پہلے لکھی گئی ہے۔ قاضی عبداللطیف گالوچ سوات (پاکستان) دو تفاسیر کے مصنف ہیں۔ ایک "فوق الیسیر" اور دوسرا "تفسیر یسیر" جو تفسیر یسیر سے موخر ہیں۔ "تفسیر یسیر" اپنے ماقبل "تفسیر یسیر" کا نقش ثانی نہیں، جس طرح بعض محققین کا خیال ہے کہ کوئکہ قاضی صاحب نے سورہ النساء کے تحت "تفسیر یسیر" کا حوالہ دیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ دونوں علیحدہ علیحدہ تفاسیر ہیں۔ "تفسیر یسیر" مشہور بہ فوق الیسیر کے نام سے ایک علیحدہ تصنیف مولانا عبدالحق دار بہگی کی ہے۔ یہ دراصل تفسیر یسیر کی تحریک ہے اور کوئی علیحدہ تفسیر نہیں۔

## حوالی و حوالہ جات

1 مولانا، مراد علی، تفسیر یسیر، رحمن گل پیشہ زر، ڈھکی نجلیندی قصہ خوانی پشاور، مقدمہ، س۔ ان

2 یہ افغانستان کے صوبہ نگرہار کے مرکزی شہر جلال آباد کے ایک علاقے کا نام ہے۔

3 اس تفسیر کی پہلی طباعت 1925ء میں ہوئی۔ تفسیر فوق العیسر جو تفسیر یسیر کے بعد ہی لکھی گئی تھی لیکن ممتاز

ہونے کے بعد قاضی صاحب کی دوسری تفسیر "تیسیر" طبع ہوئی۔ اسی زمانہ میں مولانا محمد الیس کوچیانی نے ایک تفسیر

"مخزن التفاسیر" نام سے لکھی ہے لیکن یہ تفسیر مذکورہ بالاتفاقیہ کے بعد ہی تصنیف ہوئی ہے۔ اس کی وضاحت حافظ

اور یہیں کے اس عبارت سے ہوتی ہے۔ "اس فاضل محقق (مولانا کوچیانی صاحب) نے جب دیکھا کہ تفسیر یسیر میں

ترجمہ اور تفسیر دونوں خلط ملط بھوگئے ہیں، اس لیے انہوں نے مخزن التفاسیر کے نام سے ایک تفسیر لکھی۔ (حافظ

صاحب، محمد اریں، "پشوذ ادب میں تفاسیر کا ذخیرہ"، سیارہ ڈائجسٹ (قرآن نمبر)، ص: ۱۸۲: )

4 گاؤں گال وچ ضلع سوات کے تحصیل کے صدر مقام کبل سے تقریباً پہلے عرصے گاہی کا وہ مکان ہے جس کی سب بڑی دلیل اس گاؤں میں موجود سترہ مقتربیں ہیں۔

5 جناب لطف الرحمن صاحب گالوچ جو قاضی صاحب کے نتیجے ہے۔

6 علاقے کے اکثر بزرگوں میں مشہور ہیں۔ میں (سجاد) نے اپنے والد بزرگوار شاہ باغا (مرحوم) کے علاوہ جناب لطف الرحمن عرف حضرت جی صاحب گالوچ، جناب رفع الدین صاحب گالوچ اور سوات کے معمر علماء میں سے جناب مخدود بابا جی (کبل)، مظہر العلوم مبلغورہ کے صدر درس مولانا حمید اللہ دیری وغیرہ سے سنائے۔

7 ڈاکٹر میاں شیر احمد صاحب نے کئی بزرگوں کے حوالے سے بتایا۔ اس کے علاوہ گاؤں گالوچ کے بہت سے معمر اشخاص اس کے گواہ ہیں۔ تفسیر تیسیر کی پہلی جلد کے آخر میں قاضی صاحب کے صاحبزادے نے اس کی وضاحت کی ہے۔ لیکن وہاں مولانا عبد الحق کے بجائے مولانا مراد علی کا نام ذکر کیا گیا ہے۔ میں نے خود جو نسخہ "پشوذ اکیدہ" پشاور میں دیکھا تو اس پر مولانا عبد الحق اور قاضی صاحب کے نام ایک ساتھ لکھے تھے۔ اس کے علاوہ پشوذ اکیدہ میں ایک اور نسخہ فوق العیسر کے نام سے موجود ہے جس پر صرف مولانا عبد الحق کا نام لکھا ہوا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ قاضی صاحب کے صاحبزادے سے غلطی ہوئی ہو گی۔

8 قاضی عبداللطیف، تفسیر تیسیر، گلستان پریس جناح مارکیٹ سرگودھا، س، ان

9 زلہ ہیوادمل، دیختون نثار اتھ سوہہ کالہ: ۴: ۲، ملت پرائز لاہور، 1996ء

10 ایضاً

11 تفسیر تیسیر

12 سورۃ البقرہ: ۲: ۱۷۳

13 سورۃ البقرہ: ۲: ۲۰۰

14 تفسیر یسیر، سورۃ النساء آیت نمبر ۱۳ اور ۲۳ اور ۲۷

15 حافظ محمد ادريسؒ کو ضلع مردان کے علاقہ طورو میں حافظ سید احمد شاہ کے گھر پیدا ہوئے۔ ضلع مردان کے مختلف علماء سے ابتدائی کتب پڑھنے کے بعد دارالعلوم دیوبند کارخانیا اور ۱۹۳۳ء میں سند فراغت حاصل کی۔ اس کے علاوہ ایم۔ اے۔ اوکانج امر ترسے ۱۹۳۱ء میں بی۔ اے کی ڈگری حاصل کی۔ پشاور یونیورسٹی میں شعبہ عربی کے چیئر مین تھے۔ میں ۱۹۶۵ء میں اس جہاز کے حادثہ میں شہید ہوئے جس میں ملک کے ۱۲ نامور علماء کرام اور محققین قاہرہ سے آرہے تھے۔ آپ کی مزاریاں گار شہدائے پاکستان قاہرہ میں ہیں۔ آپ کی تصنیفات میں سے تفسیر کشاف القرآن زیادہ مشہور ہے۔

(ذاتی اثر و یو از ضیاء اللہ صاحب، صاحبزادہ حافظ محمد ادريسؒ، بمقام شیخ ملتون، مردان)

16 حافظ محمد ادريسؒ، "پشوذ ادب میں تفاسیر کاذب خیرہ" سیارہ ڈا ججست (قرآن نمبر)، جلد دوم، ص: ۱۸۲

17 سورۃ البقرہ ۲۵: ۲۲

18 سورۃ البقرہ ۲۵: ۳۲

19 مولانا مراد علی، تفسیر یسیر، سورۃ یوسف، آیت: 24

20 قاضی عبد اللطیف، تفسیر یسیر، سورۃ یوسف، آیت ۲۲

21 سورۃ طہ ۲۰: ۵

22 تفسیر یسیر، سورۃ طہ، آیت: 5

23 تفسیر یسیر، سورۃ طہ، آیت: 5

24 تفسیر یسیر، سورۃ الحججی، آیت: 9، 10

25 تفسیر یسیر، سورۃ الحججی، آیت: 9، 10